خطبۂ حج ۱۴۳۴ھ

فضیلۃ الشیخ
عبداللہ بن عبدالعزیز
آل شیخ حفظہ اللہ

مترجم: جناب حافظ نصیر احمد شعبہ ریسرچ (پیغام ٹی وی)
نظر ثانی: جناب حافظ عبدالحمید ازہر، اسلام آباد

حمد وثناء کے بعد! امت اسلام!

اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو دین حق اور توحید خالص دے کر مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے گمراہی میں ڈوبے عرب کو ''لا الہ الا اللہ'' کی دعوت دی، ان کو اس بات کی دعوت دی کہ زبان سے ''لا الہ الا اللہ'' کہہ دیں اور دل سے اس کے مطابق عقیدہ اختیار کریں، اس کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کریں، بتوں اور شخصیات کی عبادت سے بچیں۔ لیکن انہوں نے تکبر کرتے ہوئے کہا کہ یہ عقیدہ ہمارے اس نظریے سے متصادم ہے جس پر ہم پہلے سے قائم ہیں۔ عقیدۂ توحید پر اسلام کی بنیاد ہے اور یہ ارکان اسلام میں سے ایک ہے اور سب ارکان سے افضل ہے۔ یہ وہ رکن ہے جس کی تمام انبیاء نے دعوت دی۔ ''اور جو بھی ہم نے نبی بھیجا اس کی طرف وحی کی کہ میرے سوا کوئی ''الٰہ'' نہیں پس تم میری ہی عبادت کرو۔''

انبیاء کی دعوت تھی کہ اللہ اپنی ربوبیت، الوہیت اور اسماء وصفات میں یکتا ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ ساجھی، نہ ہی اس کی مثال دی جاسکتی ہے۔ مسلمانو! اپنی ساری زندگی کو اللہ کی توحید کے مطابق بنالو، اقوال وافعال اور تصرفات بلکہ ہر حال میں اللہ کے تابع رہو۔ ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ [الانعام: ۱۶۲] ''کہہ دیجئے میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کیلئے ہے۔'' چنانچہ قربانی، نذر، رکوع وسجود سب اللہ کیلئے ہو، رغبت، خوف وامید بھی اسی سے ہونی چاہیے، استغاثہ ومدد بھی اسی سے مانگو، یقیناً اس کے سوا کوئی اور مشکل کشا نہیں ہوسکتا۔ ''اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔''

مسلمانو! سچا مومن ہمیشہ توحید پر قائم رہتا ہے اور وہ ہر قسم کے شرک سے اجتناب کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ شرک ہلاک کرنے والی اشیاء میں سے ہے۔ ''جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کر

دی ہے۔‘‘اور مومن شبہات سے بھی بچتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ اور اس کے بندے کے درمیان کوئی واسطہ اور وسیلہ نہیں، صرف اس اکیلے کے سامنے دعا والتجا رکھی جاسکتی ہے۔’’اگر آپ نے بھی ایسا کیا تو آپ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔‘‘اور فرمایا:’’اور اگر آپ کو بھی کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ کے علاوہ کوئی دور کرنے والا نہیں۔‘‘اور مومن مُردوں کو پکارنے سے اجتناب کرتا ہے کیونکہ اس کو یقین ہے کہ وہ اس کی پُکار کو نہیں سُن سکتے۔

مسلمانو! سچا مومن توحید کو نیک اعمال یعنی نماز، روزہ، حج، زکوۃ، صلہ رحمی، دعا، تلاوت قرآن اور کریمانہ اخلاق کے ذریعے مزین کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ بری عادات اور بُرے اخلاق سے پرہیز کرتا ہے۔ بندہ مومن کی زندگی ایسی ہوتی ہے اور ایسا مومن جس نے اپنی زندگی میں توحید کو اعمال صالحہ سے مزین کیا ہوتا ہے وہ کئی خوبیاں اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتا ہے جو اس کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں مثلاً۔

(۱) اس کی اصل توجہ اپنے دین پر ہوتی ہے جبکہ اردگرد کے ماحول پر بھی گہری نظر رکھتا ہے۔

(۲) وہ دِلی طور پر مطمئن ہوتا ہے اور شرح صدر رکھتا ہے۔ صبر کرتے ہوئے تکالیف کا سامنا کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تنگیوں کے بعد آسانیاں بھی میسر ہوں گی۔

(۳) وہ انجام سے بے خوف ہو کر دعوت اسلام کو عام کرتا ہے اور خود بھی عمل پیرا ہوتا ہے اللہ کی مدد چاہتے ہوئے آنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے وہ مسلمانوں کیلئے مدد کا ہاتھ بڑھائے رکھتا ہے، نیکی اور اچھے کاموں میں دوسروں کا تعاون کرتا ہے۔’’نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔‘‘

(۴) وہ عفوودرگزر اور عدل سے پیش آتا ہے اگرچہ معاملہ دشمن کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔’’اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو، انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے۔‘‘

(۵) وہ جانتا ہے کہ دنیا دارالعمل ہے جو بیج بوئے گا آخرت کو وہی کاٹے گا، آخرت کیلئے زادراہ تیار کرتا ہے۔’’زادِراہ اختیار کرو بے شک بہترین زادراہ تقویٰ ہے۔‘‘

(۶) وہ اللہ کی مدد پر یقین کامل رکھتا ہے کہ وہ ضرور نازل ہوگی۔’’ہم اپنے پیغمبروں کی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، ان کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔‘‘

(۷) مسلمانوں میں اتحاد واتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(۸) کتاب وسنت کے نفاذ کی کوشش کرتا ہے اور اپنی رائے کو قرآن وسنت پر ترجیح نہیں دیتا۔’’تیرے رب

کی قسم! وہ ایمان دار نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ وہ تیرے فیصلے کو تسلیم کرلیں۔''

(۹) وہ یقین رکھتا ہے کہ ہر بیماری اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور ہر امتحان و آزمائش بھی رب تعالیٰ کی طرف سے ہے، صبر کرتے ہوئے ان آزمائشوں پر پورا اترنے کی کوشش کرتا ہے۔

(۱۰) وہ دنیا میں خیر خواہ ہوتا ہے اور معاشرے کی اصلاح کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔

مسلمانو! عقیدۂ توحید جب لوگوں کے دلوں میں راسخ ہو جائے تو اس کے معاشرے پر اثرات مرتب ہونے چاہئیں، تاکہ پتہ چلے کہ یہ مسلمان معاشرہ ہے جو کہ پاک، صاف اور انتہائی مضبوط ہے۔

لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کی حفاظت کریں، اسلام کے بنیادی احکامات کی پابندی کریں اور اپنی اولادوں کو بھی اسی عقیدہ کی تربیت دیں۔ یعنی اسلامی طریقہ کے مطابق ان کی تربیت کریں تاکہ ان کا اپنے دین، اپنے نبی اور اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط ہو، تاکہ آنے والی نسل نیک اور معاشرے کیلئے مفید ثابت ہو۔

اسی طرح میڈیا کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے پلیٹ فارم سے لوگوں کی اخلاقی تربیت کریں اور انہیں بُرے افکار سے بچائیں۔ اسی طرح معاشرے کے ہر فرد کو نیکی عام کرنے اور برائی کو روکنے کیلئے تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ کیونکہ عقیدۂ توحید ایسا مضبوط عقیدہ ہے جو اخلاقی اور فکری برائیوں سے روکتا اور اتحاد و اتفاق میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

مسلمانو! عقیدہ توحید پر مومن اس قدر مضبوط ہیں کہ آج کے اس مادی دور میں بھی وہ اپنی تمام تر حاجات اپنے رب کی طرف ہی لے کر جاتے ہیں کہ ان پر کوئی جہالت یا گمراہی مؤثر نہیں ہوتی۔ ان کے دل صاف ہوتے ہیں کیونکہ وہ خالص اللہ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور اپنے دین کیلئے مخلص ہوتے ہیں، اور یہ بھی ان کے دل کی صفائی ہے کہ وہ ایسی چیز کو تسلیم نہیں کرتے جس کا اللہ نے حکم نہ دیا ہو، کیونکہ دین اسلام ایک عالمی نظام ہے اور یہی اصل دین ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو دے کر بھیجا تاکہ آپ ﷺ تمام جہان والوں کو ڈرائیں ''اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' اور یہی دین برحق ہے کوئی دوسرا نہیں ''اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔'' اسی دین کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے تاکہ یہ ہر قسم کی تحریف و تبدیلی سے محفوظ رہے، یہ اس دین کی خوبیاں ہیں۔

اس کی خوبیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ پہلے ادیان اور رسالتوں کی تصدیق کرتا ہے اور ان کے متعلق بُرے

عقیدے کا دفاع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو ان کے پروردگار کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لائے، ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (الٰہ واحد) کے فرمانبردار ہیں۔'' دین اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب تبدیل شدہ ہیں اور ان کے ماننے والے اگرچہ علم اور ترقی کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن وہ حیوانوں جیسی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان کی عقلیں خمار آلود ہیں۔

مسلمانو! اللہ پر ایمان لانے کا تقاضا ہے کہ شریعت اسلامیہ کو اپنے تمام نظاموں کا مأخذ قرار دیتے ہوئے اسی کے مطابق معاملات نمٹائے جائیں، وہ سیاسی ہوں یا اقتصادی، اخلاقی ہوں یا تعلیمی، داخلی ہوں یا خارجی یعنی زندگی کے ہر ہر پہلو پر شریعت کا نفاذ ہونا چاہیے کیونکہ شریعت اسلامیہ ہی ہر زمانے اور ہر وقت کیلئے موزوں ہے اور کسی بھی اعتبار سے اس سے اعراض کرنا جائز نہیں۔ ''کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔''

انسان کی ذاتی رائے کو شریعت سمجھنا دین میں بہت بڑا عیب ہے اسی کے ذریعے اظہار رائے کا دعویٰ کرتے ہوئے بہت سے لوگوں نے اسلام میں طعن کیا ہے ان کا خیال ہے کہ یہ دین موجودہ دور کیلئے موزوں نہیں جیسا کہ انہوں نے قصاص اور حدود میں طعن کیا کہ یہ انسانی حقوق کے خلاف ہے اور ان کے خیال میں انسانی زندگی اس سے آزاد ہے۔ اس طرح کے وسوسے دین میں نامناسب ہیں امت مسلمہ کے متعلق ان کا خیال ہے کہ یہ ترقی کی طرف نہیں جا رہے اور ان کے خیال میں دین پر اعتراض کرنا بھی بڑی بات نہیں ہے، اس کو وہ آزادی کا نام دیتے ہیں۔ بلاشبہ یہ دعویٰ فضول ہے بلکہ یہ اسلام دشمنی ہی کا ایک پہلو ہے تاکہ مسلمانوں کو ان کے دین سے دور کیا جائے، ان میں تفریق پیدا کی جائے اور اسلام کی اصل صورت مسخ کر دی جائے، اس کے علاوہ بھی اسلام دشمنی کے کچھ ایسے پہلو ہیں جو کسی سے مخفی نہیں۔

مسلمانو! اللہ پر ایمان لانے کا یہ بھی تقاضا ہے کہ تمام انبیاء کرام کی تعظیم کی جائے اور ان پر ایمان لایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''(سب) پیغمبروں کو (اللہ نے)

خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے (بنا کر بھیجا تھا) تا کہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کو اللہ پر الزام کا موقع نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔'' اور ان تمام انبیاء کے سردار اور رئیس حضرت محمد ﷺ ہیں، سو ان کی عزت و احترام ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اس کی عزت و توقیر کرو۔'' اور فرمایا'' اور اس نور کی پیروی کرو جو اس کے ساتھ نازل ہوا۔'' اور کچھ لوگ ان تعلیمات کے خلاف رسول اکرم ﷺ کی توہین و تنقیص کر رہے ہیں اور حیوانوں کی سی زندگی گزارنے پر مصر ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنا لازم ہے۔ معاملات میں بدعات سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ ہمارا منہج کوئی نیا نہیں بلکہ یہ وہ منہج ہے جو صحابہ کرامؓ کا تھا، جو کتاب و سنت کے عین مطابق ہے۔ امت مسلمہ مصائب و مشکلات کا شکار ہے، ان کی خون ریزی ہو رہی ہے، املاک تباہ کی جا رہی ہیں، ان کے ملکوں اور شہروں پر قبضہ کیا جا رہا ہے جو انتہائی تکلیف دہ بات ہے۔ اسلامی ملکوں کے سربراہوں کا فرض ہے کہ وہ اسلامی ممالک کے درمیان بھائی چارے کی فضا قائم کریں اور مفاہمت کے ذریعے اختلافات کا حل تلاش کریں اور استعمار کو روکنے کی کوشش کریں اور مسلمانوں کو دشمنوں کے منصوبوں سے آگاہ کریں جو کہ مسلمان حاکموں کے درمیان اور عوام کے درمیان اختلافات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور امت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں اس کے امن و امان کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام کے دشمنوں سے بچ کر رہو، امت کے درمیان تعاون اور میل جول پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

اے مسلمانو! تمہارے پاس ایک مضبوط بنیاد ہے جو کہ ''لا الہ الا اللہ'' کی گواہی پر مشتمل ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اکٹھا کر دیا، تمہاری طاقت کو جمع اور تمہارے درمیان الفت و محبت پیدا کر دی۔ سیاسیات، معاشیات، تجارت اور دیگر علوم کے تجربات کا آپس میں تبادلہ کرو اور جب بھی تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو تمہیں میں سے قائم کردہ ایک مشترک جماعت اس تعاون کیلئے تیار ہو۔

مسلمانو! دو چیزیں بڑی اہم ہیں: ایک سیاست جو حکمرانوں اور عوام کے درمیان ہے کہ حکمران ان پر حکومت کریں اور خارجی معاملات سنبھالیں اور دوسری اہم چیز اقتصادیات ہے یعنی حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ عوام کو روزگار مہیا کریں اور ان کی ضروریات کو پورا کریں اور غیر مسلم ممالک کی طرف نہ دیکھیں۔

مسلمانو! یہ اہم بات بھی آپ کے ذمہ ہے کہ بگڑے ہوئے اخلاق کو سنوارنے کیلئے اپنی اولادوں کی

اسلامی تربیت کرو اور بے حیائی و منکرات سے محفوظ رکھو اور ہر اس ذریعہ کو ختم کرو جو اخلاق بگاڑنے میں معاون ہے۔ مثلاً نیم عریاں لباس، مرد و زن کا اختلاط، گانے اور ایسی کتابیں و رسائل کہ جن کو پڑھ کر نوجوان منکرات کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو اتباع حق کی توفیق دے کر احسان فرما دے اور ہمارے نوجوانوں کو منکرات سے دور کر دے۔

اے امت اسلامیہ! اقتصادیات، انسانیت کی بنیاد اور دنیاوی ترقی کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ صاحب ثروت اور صنعت ترقی کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ صاحب ثروت اور صنعت کاروں کو چاہیے کہ وہ اپنا سرمایہ بیرون ملک بھیجنے کے بجائے اسلامی ممالک میں کاروبار میں صرف کریں تا کہ مسلم ممالک اقتصادی طور پر مضبوط ہوں اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ غیر مسلم ممالک میں پڑا مسلمانوں کا سرمایہ مسلمانوں ہی کے خلاف استعمال ہوتا ہے انہوں نے مسلمانوں کے مال کے ذریعے ہی ترقی حاصل کی ہے، اگر وہ سرمایہ مسلمان ممالک میں ہوتا تو مسلمان اقتصادی ترقی بھی کرتے اور اس سے مضبوط علمی ڈھانچہ بھی وجود میں آتا اور یہ ایسا کام ہے جو ہم کر سکتے ہیں۔

اے امت اسلامیہ! اس وقت انسانیت کو اسلامی شفقت کی ضرورت ہے۔ مالی اور اقتصادی ترقی کے باوجود انسانیت روحانیت سے تہی دامن ہے۔ کیونکہ یہاں انصاف معدوم ہے۔ انہیں اسلام کی اس شفقت کی ضرورت ہے جو اسلام نے حیوانوں کے ساتھ بھی روا رکھی ہے۔ اس عدل کی ضرورت ہے جو طاقتور کو کمزور پر زیادتی کرنے سے روکے اور ان کے درمیان عدل کا ترازو قائم کرے اور طاقتور سے کمزور کو حق دلائے۔ دنیا میں اگر انصاف قائم ہوتا تو انسانیت آج مارے مارے نہ پھرتی۔

اللہ کے بندو! اللہ تم پر رحم کرے ان گمراہیوں سے بچو، اللہ کے بندو! اس دور میں میڈیا بہت اہم چیز ہے کہ جس کے ذریعے خیر و شر کو پھیلایا جا سکتا ہے، لیکن اسلامی میڈیا کو چاہیے کہ وہ غیروں کی طرف مائل نہ ہو بلکہ اسلام کی دعوت دے اور امت کی مشکلات کو حل کرنے میں معاونت کرے اور جو بھی بات نشر کرے وہ سچی ہو۔ اسلام کی دعوت دینے والوں اور علماء کے ساتھ تعاون کریں تا کہ امت کی اصلاح ہو سکے اور پیش آمدہ مسائل کا حل نکالا جا سکے۔ مسلم میڈیا کو فنی اعتبار سے بھی مضبوط ہونا چاہیے تا کہ غیر مسلم میڈیا کیلئے میدان خالی نہ رہے اور وہ دنگا و فساد نہ کرتے رہیں۔

اے حکمرانو! عوام تمہارے پاس اللہ کی امانت ہیں سو ان کے حقوق کا خیال رکھو اور ان کی اصلاح کیلئے کوشش کرو اور ان میں عدل و انصاف عام کرو کیونکہ عدل و انصاف دلوں کے درمیان قربت پیدا کرتا ہے اور

مشکلات کم کرتا ہے۔ مسلمانو! تم جانتے ہو کہ آج کل جو اقتصادی مشکلات پیش آرہی ہیں یہ مالی انقلاب نے پیدا کی ہیں، جن کو حل کرنا آسان نہیں اور یہ مشکلات صرف سودی لین دین کی وجہ سے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بتادیا ہے کہ اس سے برکات ختم ہو جاتی ہیں۔ فرمایا: ''اللہ سود کو نابود (یعنی بے برکت) کرتا اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا۔''

حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ اقتصادی معاملات میں سود کی تمام اقسام ختم کردیں۔ یہ عمل ان شاء اللہ خیر و برکت کا سبب بنے گا۔ اے نوجوان مسلمانو! اپنی جسمانی اور اقتصادی قوت کو مضبوط کرو، اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنی توانائیاں اس کی اطاعت میں صرف کرو۔ تمہاری شخصیت دین کے مطابق اور دوسروں سے ممتاز ہونی چاہیے اور غیر مسلموں کی تقلید سے اجتناب کرو۔

اے والدین! تم ایسے وقت میں ہو جب فتنے اور بچوں کو گمراہ کرنے کے ذرائع بہت زیادہ ہیں اور ان کے اخلاق کو خراب کرنے کے وسائل عام ہیں جو کہ ان کو عقیدے اور مذہبی اعتبار سے نقصان پہنچا رہے ہیں لہٰذا اپنے بچوں کو ان سے بچاؤ۔ والدین کے ساتھ ساتھ علماء کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ امت کی اچھی تربیت کریں انہیں تباہ کن فتنوں اور بدترین دشمنوں سے آگاہ کریں۔

اے داعیان اسلام! تم بھی اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف دیا ہے کہ تم اسلام کی دعوت دے رہے ہو اور اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت سن کر خوش ہو جاؤ، فرمایا: ''اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔'' اور فرمایا: ''تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔'' حضرت محمد ﷺ نے واضح منہج کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جبکہ ان کی قوم ان کو روز روشن کی طرح جانتی تھی۔ فرمایا: ''ہم کو معلوم ہے کہ ان (کافروں) کی باتیں تمہیں رنج پہنچاتی ہیں (مگر) یہ تمہاری تکذیب نہیں کرتے بلکہ ظالم، اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔''

حضرت محمد ﷺ نے ''لا الہ الا اللہ'' کی دعوت دی، خالص دین کی دعوت دی اور اچھے اخلاق کی دعوت دی۔ جب ابوسفیان سے پوچھا گیا کہ وہ نبی تمہیں کسی چیز کی دعوت دیتا ہے تو انہوں نے کہا، وہ ہمیں ایک اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کی دعوت دیتا ہے، وہ ہمیں حکم دیتا ہے نماز کا، صلہ رحمی

کا، ایفائے عہد اور زکوٰۃ ادا کرنے کا۔ تو ہرقل (قیصر روم) نے کہا، انبیاءؑ کی دعوت یہی ہوتی ہے۔ صحیح اور واضح منہج کے ذریعے اسلام کی دعوت دو، مشتبہ اور جھوٹی دعوت سے بچو، جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اکثر لوگ پوشیدہ امور کو نہیں جانتے مثلاً غالب سیاسی دعوت جو کہ دین وتقویٰ کا بھی نقصان کرتی ہے، ایسی دعوت جو اتفاق کی بجائے افتراق پیدا کرتی ہے، اسلام کی دعوت کا منہج بالکل واضح ہے جس کی ظاہری اور باطنی صورت ایک ہی ہے جو گروہی یا جماعتی نہیں بلکہ اسلامی دعوت ہے جو کہ صحیح منہج پر قائم ہے۔ اس دعوت کے ساتھ خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ کو مبعوث کیا گیا۔

بیت اللہ کے حجاج! اللہ کا شکر ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان مقدس مقامات پر آنے کا موقع دیا اور یہ ہے عرفات جس میں تم سب ایک ہوئے، تمہارا کلمہ ''لا اله الا الله'' بھی ایک ہے اور محمد ﷺ کو تم نے نبی مانا ہے اور تم ایک ہی امت کے دعویدار ہو جس کو عقیدہ اسلام نے اکٹھا کیا ہوا ہے۔ تمہاری دعوت ایمانی اخوت پر قائم ہو۔ قومی، عصبی اور وطنی گروہوں کی طرف دعوت نہ دو۔ ہم اس وقت بیت اللہ الحرام میں ہیں، ایک ہی تکبیر بلند کرتے ہوئے اور اللہ کی عبادت کرتے ہوئے حجاج بیت اللہ! اس اجتماع کو اتحاد کا سبب بناؤ اور دشمن کے سامنے بھی اسی طرح اکٹھے رہو تا کہ آج کا یہ اجتماع مسلمان بھائیوں کیلئے مددگار ثابت ہو۔

حجاج کرام! اللہ سے ڈرتے رہو اور جیسے اللہ نے حکم دیا ہے ویسے حج ادا کرو، عرفات کے بعد مزدلفہ اور مزدلفہ کے بعد منیٰ میں رمی جمرات، سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا، قربانی کرنا اور بیت اللہ کا طواف کرنا، ایام تشریق کی باقی راتیں منیٰ میں گزار کر حج کو مکمل کرو۔

حجاج کرام! میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، پانچوں نمازوں پر ہمیشگی کرو کیونکہ نماز اسلام کا ستون ہے اور ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے اور ان کو اپنے اوقات پر ادا کرو اور جان لو کہ جس نے انہیں ضائع کیا یا ان میں کمی کی، خطرہ ہے کہ اس کے اعمال ضائع کر دیئے جائیں۔

حجاج کرام! اس موقع پر اپنے تمام گناہوں کی اللہ سے معافی مانگ لو جس قدر بھی گناہ بڑے یا زیادہ ہوں۔ فرمایا: ''کہہ دیجئے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔'' اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔'' اللہ کے دین کے معاملے میں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر واجب کیا ہے اسے ادا کرو اور قولی، فعلی گناہوں کی معافی مانگو۔ و ما علينا الا البلاغ.